بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کل برما میں ایک رسم' سلامتی کے لئے اجتماعی دعا' (Invoking for peace) کے نام سے پروان چڑھ رہی ہے۔ یہ اجتماعات یا تو حکومت اپنی سرپرستی کے تحت خود کرواتی ہے، یا سماجی ٹیموں کی سرپرستی میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی جگہ میں ہر مذہب کے لوگ (مرد وعورت) جمع ہوتے ہیں، اور ہر مذہب کے رہنماؤں میں سے کسی نامور باثر اور مناسب مذہبی رہنما کو اپنے مذہب کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے۔ اور ہر مذہب کے رہنما اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق سلامتی اور اس کی اہمیت کے متعلق احکام ونصائح اجتماع کے سامنے بیان کرتا ہے۔ پھر ملک وقوم کی سلامتی کے لئے دعا کر کے اجتماع کو ختم کیا جاتا ہے۔ اور دعا میں بھی ہر مذہب کے رہنما اپنے مذہب کے مطابق دعا کرتا ہے۔ اور دعا سے پہلے موم بتیاں تقسیم کیجاتی ہیں، اور دعا کے وقت اس موم بتیوں کو جلا کر ہاتھ میں پکڑ کر دعا کرتے ہیں۔ یہ رسم پہلے نہیں تھی، بلکہ یہ رسم ملک کے خراب حالات کی پیداوار ہے۔ نہ کہ یہ ان کی یعنی بدھ مذہب کے پیروؤں کی مذہبی رسم ہے اور نہ ہی یہ چند سالوں پہلے تک ملک کے اندر منعقد کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ ابھی چند سال ہی پہلے شروع کی گئی ہے۔ ان اجتماعات میں حصہ نہ لینے کی صورت میں مسلمانوں کے لئے فتنہ کا اندیشہ ہے۔ بلکہ ملک کے موجودہ خراب حالات کی بناء پر اگر مسلمان ان اجتماعات میں شریک نہ ہوں گے تو کسی نہ کسی صورت میں فتنہ برپا ہونا قریب یقینی امر ہے۔ کئی لوگ اور جماعتین مسمانوں کو ایذاء دینے اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر وقت بہانے تلاش کرتے ہوئے تاک میں بیٹھے ہیں۔

مذکورہ وضاحت کے بعد آپ حضرات سے چند سوالات کے متعلق شرعی رہنمائی مطلوب ہے کہ:

(۱)۔۔۔ کیا مسلمانوں کے لئے مذکورہ اجتماعات میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔؟

(۲)۔۔۔ کیا مذکورہ صورت حال میں ہاتھ میں موم بتیاں پکڑ کر دعا کرنا درست ہے۔؟ واضح رہے کہ بدھ مذہب کے پیرو بتوں کو پوجتے وقت جلے ہوئے موم بتیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ بتوں کے سامنے موم بتیاں جلانا ان کی ایک رسم ہے، اور اس کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی نے بے سمجھے اس طرح کیا ہو یا یہ سمجھتے ہوئے کہ بعض مذاہب میں دعا اور دیگر عبادات میں موم بتیوں کا استعمال کرنا عبادت کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے، مگر اس حالت میں دعا کے وقت ہاتھ میں موم بتیاں نہ پکڑنے اور اس سے انکار کرنے کی صورت میں غیر مسلموں کی طرف سے طعن وتشنیع کا خدشہ ہے، اسلئے موم بتیاں ہاتھ میں لیکر دعا کیا ہو، مگر نیت محض یہ ہو کہ صرف اللہ ہی سے مانگ رہا ہے اس کے علاوہ کوئی اور نیت نہ ہو تو یہ شخص گنہگار ہوگا یا نہیں؟ اور ہر دو صورتوں میں اس طرح کرنے والے کو لوگوں کے سامنے کھلم کھلا برا بھلا کہنا درست ہے یا نہیں؟

Scanned by CamScanner

منت ۔

(۳)۔۔۔ کسی عالم اور مقتدی شخص کا ان اجتماعات میں شریک ہونا کیسا ہے۔؟ واضح رہے کہ بسا اوقات ان اجتماعات سرپرستی حکومت کر رہی ہوتی ہے۔ اور کسی متعین عالم یا مقتدی شخص کو اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے سرکاری سطح پر دعوت دی جاتی ہے، اور اس صورت میں مدعو شخص کا اس اجتماع میں شریک ہونا ناگزیر ہے، اور شریک نہ ہونے کی صورت میں فتنہ کا قوی اندیشہ ہے۔ اور ایک طرف ملک برما کے موجودہ حالت میں نہایت ضروری ہے کہ ملک کے اندر سلامتی اور سکون لانے کے لئے حتی الامکان کوشش کیا جائے، اور ہر ایسی صورت حال سے پرہیز کیا جائے جس سے غیر مسلموں کے لئے مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کا موقع پیدا ہو سکتا ہو۔ ایسی حالت میں اگر کوئی عالم اس قسم کے اجتماع میں اس نیت کے ساتھ شرکت کرے کہ فتنہ پیدا نہ ہو تو کیا اس کی گنجائش ہے؟

المستفتی: محمد شہاب الدین

رابطہ: 005769480

پتہ: mid 37 st ,A4 , YGN

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

## بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا و مصليا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصل سوالات کا جواب دینے سے پہلے مسئلہ کے متعلق کچھ ضروری باتیں ذکر کردی جائیں۔

واضح رہے کہ صرف (Invoking for peace) سلامتی کے لئے اجتماعی دعا کرنے کی صورت میں ہی موم بتیوں کا استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے مختلف اغراض اور مقاصد کے تحت منعقد کئے جانے والے اجتماعات میں بھی موم بتیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اور اجتماع کو منعقد کرنے والے منتظمین کی اغراض و مقاصد کے مختلف ہونے سے اجتماع کا معنی و مطلب بھی مختلف ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح مختلف اغراض اور مقاصد کے تحت ہاتھوں میں موم بتیاں پکڑ کر لوگوں کے جمع ہونے کی رسم کو کنڈل لائٹین ویجل (Candlelight Vigil) یا (Candlelit Vigil) کنڈل لٹ ویجل کہا جاتا ہے۔ اور اس رسم کو معاشرے کے اغراض و مقاصد اور ضروریات وحاجات ظاہر کرنے اور لوگوں کو ان اغراض وحاجات سے آگاہ کرنے کا (nonviolent-way) ایک پر امن طریقہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ انسائکلوپیڈیا ویکیپیڈیا (Incyclopedia Wikipidia) میں کنڈل لائٹ ویجل (Candlelight vigil) کے عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتا ہے:

A candlelight vigil or candlelit vigil is an outdoor assembly of people carrying candlws, held after sunset in order to show support for a specific cause. Such events are typically held either to protest the suffering of some marginalized group of people, or in memory of the dead. In the latter casem the event is often called a candlelight memorial. A large candlelight vigil will uaually have invited speakers with a public address system and may be covered by local or national media. Speakers give their speech at the beginning of the vigil to explain why they are holding a vigil and what ti represents.

Scanned by CamScanner

خلاصہ: سورج غروب ہونے کے بعد لوگوں کا گھروں کے باہر (کسی مناسب جگہ میں) موم بتیاں لیکر کسی خاص بات کی تائید اور اس کی توثیق کے لئے جمع ہونے کو (Candlelight vigil) یا (Candlelit vigil) کہاجاتا ہے۔ مثال کے طور پر معاشرے سے کاٹ کر الگ کر دیئے جانے والے گروپوں اور جماعتوں کی دکھ، درد اور بیچینیوں کو ظاہر کرنے اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کی غرض سے یا کسی متوفی شخص کی یاد میں اظہار غم کرنے کے لئے اس قسم کے اجتماع منعقد کیا جاتا ہے۔ دوسری صورت کو یعنی کسی متوفی شخص کی یاد میں اظہار غم کرنے کے لئے موم بتیوں کے ساتھ جمع کرنے کو کنڈل لائٹ مموریل (Candlelight memoreal) کہاجاتا ہے۔ بڑے سطح پر منعقد کئے جانے والے اس طرح کے اجتماعات میں (اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے) خطیبوں کو بھی دعوت دی جاتی ہیں، اور اجتماع کی ابتداء میں خطیب حضرات حاضرین کے سامنے اجتماع کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اس قسم کے اجتماعات کی تشہیر مقامی یا ملکی میڈیا کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔

ایک دوسرا مقالہ نگار کیری گروس ونار (Carrie Grosvenor) نے Meaning of candlelight 'service' کنڈل لائٹ سرویز کا مطلب نام کے اپنے مقالہ میں لکھتا ہے کہ:

> The meaning of candlelight service can be vary, depending on the person or group who is prganizing the service itself, the time of rear, and several factors.

یعنی: کنڈل لائٹ سرویز کا مطلب منتظمین (کے اغراض و مقاصد) اور وقت اور دوسرے باتوں پر مبنی ہے۔ یعنی منتظمین کے اغراض و مقاصد، وقت اور دیگر دوسرے باتوں کی بناء پر کنڈل لائٹ ساویز کے معنی اور مفہوم بدلتا رہتا ہے۔

اس جگہ ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس اجتماع میں موم بتیاں استعمال کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اور لوگ کن اغراض و مقاصد کے لئے موم بتیاں استعمال کرتے ہیں؟

اس بارے میں دوسری جگہ (Finding the meaning of a candlelight service) "کنڈل لائٹ کے معنی کی تلاش" کے عنوان کے تحت مقالہ نگار لکھتا ہے:

> The meaning of candlelight service is different for everyon. When candles are lit one by one, it is

Scanned by CamScanner

symbolic of spreading a message or support from one person to another.

لوگوں کے اعتبار سے کنڈل لائٹ سارویز کا مطلب بھی مختلف ہوتا رہتا ہے۔ جس وقت موم بتیاں ایک ایک کر کے جلائے جاتے ہیں، تو یہ کسی مسیج (message) کو پھیلانے کی علامت یا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

ویکیپیڈیا کا مقالہ نگار آگے لکھتا ہے:

Candlelight vigils are seen as a nonviolent way to raise awareness of a cause and to motivate change, as well as uniting and supporting those attending the vigil.

کئی علاقوں میں موم بتیاں پکڑ کر جمع ہونے کی اس رسم کو لوگوں کو خاص وجوہات اور اہم باتوں سے واقف کرانے اور تبدیلیاں لانے کا ایک پرامن طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ مزید برآں یہ کہ یہ رسم اجتماع میں شرکت کرنے والوں کے درمیاں باہمی اتحاد واتفاق کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

اب آپ کے اصل سوالات کا جواب یہ ہے کہ:

(۱)۔۔۔ کفار کے اجتماع میں شرکت اور اس میں اعانت کرنا مطلقا ناجائز اور حرام نہیں ہے، بلکہ جو کسی معصیت اور غیر شرعی اغراض سے منعقد کیا جائے اس میں شرکت کرنا اور اس کی اعانت کرنا ناجائز ہے، اور جو کسی بہتر غرض سے ہو اس میں شرکت کرنے کی گنجائش ہے۔ لہذا سوال میں ذکر کردہ اجتماع کی صورت اگر کسی قوم کی قومی رسم اور کسی مذہب کی مذہبی عبادت نہ ہو، اور غیر شرعی نظریات وخیالات سے بھی خالی ہو، بالخصوص یہ کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر مسلمانوں کے اس اجتماع میں شریک نہ ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے خلاف فتنہ پیدا ہونے کا قوی اندیشہ بھی ہو تو اس اجتماع میں اگر اس غرض سے شرکت کی جائے تاکہ مسلمانوں کے خلاف فتنہ کھڑا نہ ہو اور اسلام دشمنوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کا موقع نہ ملے، تو اس کی گنجائش ہے۔ البتہ جہاں تک ممکن ہو موم بتیاں پکڑنے سے پرہیز کرنا چاہئے، اسی طرح اگر کسی مقتدا شخص کا اس اجتماع میں شرکت کرنا عوام کے لئے فتنہ کا سبب بن سکتا ہو، اس طرح کہ عوام اس کو سند پکڑ کر دوسرے ناجائز اجتماعات کو بھی اس پر قیاس کر کے بد احتیاطی کرنے لگیں گے تو ایسی صورت میں اس مقتدا شخص پر لازم ہے کہ اس اجتماع میں شرکت کرنے سے پرہیز کریں۔ لیکن اگر کسی مقتدا شخص کا اس قسم کے اجتماع میں شرکت کرنا کسی وجہ

Scanned by CamScanner

سے ضروری سمجھا گیا ہو مثلا: سرکار کی طرف سے باقاعدہ اس میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہو، اور اس میں شرکت کرنے سے انکار کرنے کی صورت میں فتنہ کھڑا ہونے کا اندیشہ ہو، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، تو ایسی حالت میں اس مقتدا شخص کو چاہئے کہ علاقے کے معتبر اور مستند علماء کے مشورہ سے یہ کام کیا جائے تاکہ کسی کو انتشار پھیلانے کا موقع نہ ملے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

الجواب: کفار کا مجمع مطلقا معصیت نہیں ہے، بلکہ صرف جو کسی معصیت یا کفر کی غرض سے منعقد کیا جائے، ایسے مجمع کی شرکت اور اعانت سب حرام ہے، جو کسی غرض مباح سے ہو جیسے مجمع مسئول عنہ کہ محض تزاید سرور و استحکام حکومت کے لئے ہو گا، میرے نزدیک اس کا یہ حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی مقتدا کی شرکت سے یہ احتمال ہو کہ عوام الناس میری سند پکڑ کر دوسرے ناجائز مجامع کو اس پر قیاس کر کے بد احتیاطی کرنے لگیں گے، وہاں اس عارض کی وجہ سے سد اللذرائع خاص ایسے شخص کو بچنا واجب ہو گا۔ (امداد الفتاوی ج ۴، ص ۲۶۹، ۲۶۸، سوال نمبر ۲۴۷)

البتہ خواتین پر ضروری ہے کہ اس قسم کے مخلوط اجتماعات میں شرکت کرنے سے پرہیز کریں۔ اگر کسی وجہ سے اس میں شرکت کرنا ناگزیر ہو تو شرعی پردہ کا پورا پورا خیال رکھیں، اور خواتین کے لئے مخصوص جگہ میں بیٹھیں یا ایسی جگہ میں بیٹھیں جہاں مرد و عورت مخلوط ہونے کا کم سے کم احتمال ہو۔

(۲)۔۔۔ اگرچہ کسی اچھی غرض کے تحت موم بتیاں ہاتھ میں لیکر لوگوں کا جمع ہونے کی یہ رسم جدید زمانہ کی پیداوار ہے، اور لوگوں کو خاص وجوہات اور اہم باتوں سے واقف کرانے اور تبدیلیاں لانے کا عالمی طور پر پر امن طریقہ سمجھا جا رہا ہے، لیکن موم بتیاں ہاتھ میں لیکر دعا کرنے کا تعلق ہے تو وہ بہت سے کفار و مشرکین کی ایک مذہبی رسم ہے، اور آگ پوجنے والوں کی تو ایک دینی عبادت اور قومی شعار ہے۔ اسلئے حتی الإمکان مسلمانوں کو ان لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے بچنا شرعا ضروری ہے۔ (ملاحظہ ہو حوالہ ۳، ۲، ۱)

اگر کسی نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہو، چاہے نا سمجھ کر ہو یا چاہے سمجھ کر ہو مگر محض خوفِ فتنہ کی وجہ سے اس طرح کیا ہو لیکن اس کی نیت صرف اللہ ہی سے مانگنا ہو اس کے علاوہ کوئی غرض یا نیت نہ ہو تو بھی ہر دو صورتوں میں اس کو احتیاط کرنی لازم ہے اور جو کچھ غلطی ہوئی اس پر توبہ کر لے۔ تاہم لوگوں کے سامنے اس آدمی کو برا بھلا کہنا درست نہیں جبکہ کسی مجبوری میں اس نے ایسا کیا ہو۔ (ملاحظہ ہو: حوالہ: ۵، ۴)

(۳)۔۔۔ جواب (۱) میں اس کا حکم آ چکا ہے۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

**(١)مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح (ج ١٣،ص ٩٦)**

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله من تشبه بقوم فهو منهم- أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار فهو منهم أي في الإثم والخير قال الطيبي هذا عام في الخلق والخلق والشعار ولما كان الشعار أظهر في التشبه ذكر في هذا الباب قلت بل الشعار هو المراد بالتشبه لا غير فإن الخلق الصوري لا يتصور فيه التشبه والخلق المعنوي لا يقال فيه التشبه بل هو التخلق-

**(٢)الفتاوي قاضي خان:(ج٣،ص ٣٤٢)**

رجل اشترى يوم النيروز شيئا لم يشتره في غير ذلك اليوم إن أراد به تعظيم ذلك اليوم كما يعظمه الكفرة يكون كفرا و إن فعل ذلك لأجل السرف والتنعم لا لتعظيم اليوم لا يكون كفرا وإن أهدى يوم النيروز إلى إنسان شيئا ولم يرد به تعظيم اليوم وإنما فعل ذلك على عادة الناس لا يكون كفرا، وينبغي أن لا يفعل في هذا اليوم ما لا يفعله قبل ذلك اليوم ولا بعده وأن يحترز عن التشبه بالكفرة، وعن الإمام أبي جعفر الكبير رحمه الله تعالى إذا عبد الرجل خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز وأهدى إلى بعض المشركين بيضة يريد به تعظيم يوم النيروز فقد كفر بالله وحبط عمله،

**(٣)الفتاوى التارتاخانية(ج٧،ص ٣٤٧،رقم ١٠٦٥٦)**

قال صاحب الجامع الأصغر: المسلم إذا أحدي يوم النيروز إلي مسلم أخر ولم يرد به تعظيم ذالك اليوم ولكن جري علي ماعتداه بعض الناس لايكفر، ولكن ينبغي ألا يفعل ذالك في ذالك اليوم خاصة ويفعله قبله أو بعده كيلايكون تشبيها أولئك القوم----

**(٤)القرأن الكريم؛ (سورة النحل :رقم الأية ١٢٥)**

أدع إلي سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن---ألخ

**(٥) مكارم الأخلاق للطبراني:( ص ٣٦٣، رقم حديث ١٣٧)**

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ»

محمد موسي رنگوني
دار الافتاء، جامعه دار العلوم کراچی
٢٩/ جمادی الاخری / ١٤٣٨ھ
17/ مارچ/ 2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
١٤٣٩/٦/٢٩
18-03-2018

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
٢٩/٦/١٤٣٩

الجواب صحیح
٢٩/٦/١٤٣٩ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسی

نائب مفتی

مفتی

دار الافتاء

Scanned by CamScanner